Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸	۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ — ۲۲ ہجرت ۱۳۵۸ہش — ۲۲ مئی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۱۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ ہجرت جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و امان میں صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی تک بخار نیز گلے میں اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ عام کمزوری پہلے سے زیادہ ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج ماریشس کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲/مارچ ۱۹۷۹ء کو بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "عطیۃ النور" رکھا ہے۔ احباب نومولودہ کے نیک، صالح ہونے اور درازیٔ عمر پانے کیلئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر)

مرکزی سالانہ امتحانات

برائے خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اطفال اور خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات بالترتیب ۲۵ مئی اور یکم جون کو منعقد ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قائدین اضلاع و قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ ان امتحانات کے لئے خدام اور اطفال کو تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال ان امتحانات میں شامل ہوں۔ اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام و اطفال مجلس مرکزیہ)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب لکھتے ہیں)

میری بہن عزیزہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا پتہ کا آپریشن محترم برگیڈیئر محمود الحسن صاحب نے پنڈی میں گزشتہ روز ۲۰ مئی کی شام کو ساڑھے چار بجے کیا۔ آپریشن کامیاب رہا۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ

بحر حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ہمیں اپنے دین کی تمام تفاصیل احادیث نبوی کے ذریعے ملی ہیں

جب تک قرآن واضح طور پر معارض نہ ہو حدیث کو قبول کرنا لازم ہے

ارشاد باری تعالیٰ

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۗ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ (الجمعہ آیت ۳)

ترجمہ:۔ وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا (جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا کے احکام سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَہٗ حَتّٰی یُبَلِّغَہٗ غَیْرَہٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ (ترمذی)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ تروتازہ کرے ایسے شخص کو جس نے مجھ سے حدیث سُنی پھر اُسے یاد رکھا یہاں تک کہ اُسے کسی دوسرے شخص تک پہنچایا کیونکہ بسا اوقات وہ اپنے سے زیادہ سمجھ والے کو حدیث پہنچائے گا اور بسا اوقات حدیث کا حامل خود مسئلہ کو نہیں جان رہا ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعے ملی ہیں مثلاً یہ نماز جو پنجوقت ہم پڑھتے ہیں گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سُنّت اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سُنّت اور مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر عشاء کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں۔۔۔۔ علاوہ اس کے اسلامی تاریخ کا مبدء اور منبع یہی احادیث ہیں۔ اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہئے کہ درحقیقت حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے جن کو بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے خلافت ملی۔۔۔۔ کیونکہ اگر احادیث کے بیان پر اعتبار نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بزرگوں کے وجود کو یقینی کہہ سکیں۔"

"۔۔۔ غرض ایسا خیال کرنا کہ احادیث کے ذریعے سے کوئی یقینی اور قطعی صداقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی گویا اسلام کا بہت سا حصہ اپنے ہاتھ سے نابود کرنا ہے۔ بلکہ اصل اور صحیح امر یہ ہے کہ جو کچھ احادیث کے ذریعے سے بیان ہوا ہے جب تک صحیح اور صاف لفظوں میں قرآن اس کا معارض نہ ہو تب تک اس کا قبول کرنا لازم ہے۔"

(شہادۃ القرآن)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۲ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۲۲ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی متعیّن کردہ راہِ اعتدال

ہم گزشتہ شمارہ میں اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اسلام کی تعلیم افراط و تفریط سے یکسر پاک ہے اور اُس میں کمال درجہ اعتدال پایا جاتا ہے۔ اِسی لئے وہ ہر لحاظ سے قابلِ عمل ہے اور اِس پر عمل پیرا ہونے سے نہایت ہی متوازن اور حسین معاشرہ معرضِ وجود میں آتا ہے۔ ہر انسان کے کردار کو اور معاشرہ کو فساد و بگاڑ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دو باتوں کا حکم دیا ہے اوّل یہ کہ جن چیزوں کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اُنہیں حلال نہ ٹھہرایا جائے اور جن چیزوں کو اُس نے حلال قرار دیا ہے اُنہیں حرام ٹھہرا کر ان سے بکلّی اجتناب اختیار نہ کیا جائے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کے ٹھہرائے ہوئے حلال کو حرام اور اسی طرح حرام کو حلال قرار دیا جائے گا معاشرہ میں فساد کا رونما ہونا یقینی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں اور باتوں کو حلال قرار دیا ہے انہیں ازخود حرام قرار دینے کے نتیجہ میں ایک ایسا رجحان پیدا ہوتا ہے جس سے معاشرتی نظام کے درہم برہم ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام قرار دے لیتے ہیں وہ رفتہ رفتہ دُنیا سے فرار کی راہیں اختیار کرنے لگتے ہیں اور بالآخر تارک الدنیا ہو کر رہبانیت کی طرف بہہ جاتے ہیں اور رہبانیت زندگی سے فرار کا دوسرا نام ہے۔ اِس کے نتیجہ میں انسان کی اپنی زندگی اور معاشرہ میں فساد کا پیدا ہونا اور پورے معاشرتی نظام کا درہم برہم ہونا لازمی ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت ہی حکیمانہ انداز میں ترکِ دُنیا اور رہبانیت کی تردید فرمائی ہے اور اِس ضمن میں حلال چیزوں کو حرام قرار دینے کے رجحان کو اِس کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ زندگی سے فرار یعنی رہبانیت کی اصل جڑ کی نشان دہی کرتے اور اس کو منشائے خداوندی کے خلاف قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

(الاعراف آیات ۳۲، ۳۳)

ترجمہ:۔ اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو کیونکہ وہ (یعنی اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ تو کہہ دے کہ اللہ کی اِس زینت کو جس کو اُس نے اپنے بندوں کے لئے نکالا ہے کس نے حرام کیا ہے؟ اِسی طرح رزق میں سے پاکیزہ چیزوں کو بھی (کس نے حرام کیا ہے) تُو کہہ دے یہ تو (اصل) میں اِس دُنیا میں (بھی) مومنوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن صرف ان کے لئے ہی ہوں گی۔ اِسی طرح ہم اپنے نشانات کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتے ہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک بنیادی امر کا ذکر کر کے اُس کا پُورا پُورا لحاظ رکھتے ہوئے دُنیوی نعمتوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے اور متمتع ہونے کی تلقین فرمائی ہے اور پھر حلال چیزوں کو ازخود حرام قرار دینے سے منع کر کے رہبانیت کی طرف میلان اختیار کرنے سے روکا ہے۔ وہ بنیادی شرط خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اِس میں زینت سے مراد ظاہری اور باطنی پاکیزگی ہے۔

سو گویا اِس میں ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا پورا پورا اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور پھر کہا یہ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے اِس طرح متمتع ہو اور ان سے اِس رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ کہ ظاہری اور باطنی پاکیزگی اور عبادت و اطاعتِ الٰہی میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔ ظاہر ہے یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان ان نعمتوں سے مناسب اور متوازن حد تک فائدہ اُٹھائے یعنی بالکل اُنہی کا نہ ہو رہے، اگر وہ اُنہی کا ہو رہے گا اور ہر وقت اعلیٰ اعلیٰ کھانے کھانے اور لذیذ مشروبات پینے میں ہی مصروف رہے گا تو رُوح کی پاکیزگی اور عبادت کی طرف اُس کی توجہ کم ہوتی جائیگی اور وہ انہی کا ہو کر رہ جائے گا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے دُنیوی نعمتوں سے متمتع ہونے کی تو ترغیب دلائی ہے لیکن ساتھ ہی وَلَا تُسْرِفُوْا کہہ کر ان میں حد درجہ انہماک اختیار کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ اگر ان چیزوں میں انہماک اختیار کرو گے تو خدا تعالیٰ کے پیار سے تم محروم ہو جاؤ گے۔

اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس امکان کا سدِّ باب فرمایا ہے کہ لوگ اسراف سے بچنے میں غلو سے کام لیتے ہوئے کہیں اُن دُنیوی نعماء سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے کُلّی طور پر کنارہ کش نہ ہو جائیں اور انہیں اپنے لئے حرام قرار دے کر رہبانیت کی طرف نہ مائل ہونے لگیں اور اِس طرح دنیوی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کر کے معاشرتی فساد کا شکار نہ ہو جائیں۔ اِسی لئے فرمایا مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ یعنی ہر قسم کا پاکیزہ رزق اور دیگر دنیوی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اِسی لئے پیدا کی ہیں کہ اُس کے بندے ظاہری و باطنی پاکیزگی اور عبادت و اطاعتِ الٰہی کا پورا پورا خیال رکھتے ہوئے ان سے مناسب اور متوازن رنگ میں فائدہ اٹھائیں اور ان سے مناسب اور متوازن رنگ میں مومن ہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور انہیں پاکیزہ رزق اور دیگر نعمتوں سے (جن میں بیوی بچے، مال و دولت اور دوسری آسائشیں شامل ہیں) مناسب رنگ میں استفادہ کر کے اپنے لئے راحت و سکون اور روحانی خوشی کے سامان تلاش کرنے چاہئیں۔ ظاہر ہے ان نعمتوں سے متوازن رنگ میں فائدہ اٹھانے کی صورت میں دنیوی ذمہ داریوں سے فرار اور رہبانیت کی ازخود نفی ہو جاتی ہے اور اِس کے لئے کوئی گنجائش باقی ہی نہیں رہتی۔

الغرض اسلام نے نہ تو دنیوی سامانوں سے استفادہ کرنے میں اِس درجہ محو ہونے کی تعلیم دی ہے کہ انسان انہی کا ہو رہے حتّٰی کہ حرام چیزوں کو بھی حلال قرار دے ڈالے اور نہ ان سے کُلّی طور پر کنارہ کشی اختیار کر کے راہبانہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دلائی ہے بلکہ اس نے حلال اور طیّب چیزوں اور سامانوں سے اِس حد تک اور اس رنگ میں استفادہ کرنے پر زور دیا ہے کہ جس سے جملہ انسانی استعدادوں کی نشو و نما ہو سکے اور وہ ظاہری و باطنی پاکیزگی سے مزیّن ہو کر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکے۔ اسلامی تعلیم کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ افراط و تفریط سے یکسر پاک ہوتے ہوئے فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق ہے اور اِس پر عمل پیرا ہونے سے ایک نہایت ہی متوازن اور حسین معاشرہ معرضِ وجود میں آتا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلامی تعلیم کی اِس خوبی کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسلام جب آیا تو اُس نے ان دونوں (یعنی رہبانیت اور اباحت) کو ترک کیا اور صراطِ مستقیم کو اختیار کیا۔ اُس نے بتایا کہ انسان نہ رہبانیت اختیار کرے جس سے وہ نفس کش ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو بالکل بیکار چھوڑ دے اور اِس طرح پر اُن اخلاقِ فاضلہ کے حصول سے محروم ہو جاوے جو ان قوتوں کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں یہ دراصل سب کی سب اخلاقی قوتیں ہیں غلط استعمال کی وجہ سے یہ اخلاق بداخلاقیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اِس لئے اسلام نے رہبانیت سے منع کیا اور فرمایا لَا رَهْبَانِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام چونکہ انسان کی کامل تربیت چاہتا ہے اور اس کی ساری قوتوں کا نشو و نما اس کا مقصد ہے اِس لئے اس نے جائز نہیں رکھا کہ وہ طریق اختیار کیا جاوے جو انسان کی بے حرمتی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی توہین کرنے والا ٹھہر جاوے۔

اور پھر اسلام کا منشاء یہ ہے کہ وہ انسان کو افراط و تفریط کی راہوں سے (بچا کر) اُس اعتدال کی راہ پر چلاوے جو صراطِ مستقیم ہے اِس لئے اُس نے اباحت کے مسئلہ کی بھی تردید کی جو دوسرا فرقہ تھا جو قرآن شریف سے پہلے موجود تھا وہ سب کچھ جائز سمجھتا تھا (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی خاطر الٰہی منشاء کے ماتحت جاری کردہ منصوبہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ——— جوبلی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال مجالس انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے متعلق جو ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں مخلصین جماعت احمدیہ کی یاد دہانی کے لئے ایک دفعہ پھر اس غرض سے شائع کیا جا رہا ہے کہ مخلصین اسے مضبوط تر بنانے کے لئے اپنی مساعی کو اور تیز کر دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

خاکسار ظہور احمد۔ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ۔

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کی برکات

اس کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے اس عظیم منصوبہ کا ذکر فرمایا جو ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے یورپ میں اور دنیا کے دیگر تمام ممالک میں قرآن پاک کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے جماعت کے سامنے پیش فرمایا تھا حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کو اس زمانہ میں غلبہ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اس مقصد کی خاطر اور جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی کے استقبال کے پروگرام کے طور پر اسے پیش کیا گیا تھا۔ قرآن کریم کی آیت لیظہرہ علی الدین کلہ کے مطابق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات، بزرگان امت کے متعدد کشوف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی انشاء اللہ تعالےٰ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ اس صدی کا استقبال کرنے کے لئے ہماری جماعت پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انہیں کسی حد تک پورا کرنے کے لئے میں نے صد سالہ جوبلی کے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ ہم اس کے ذریعہ یورپ کے ہر ملک میں مساجد اور مشن ہاؤس قائم کرنے اور تراجم قرآن مجید کو دنیا بھر میں پھیلانے کی کوشش کریں گے۔

حضور نے اپنے حالیہ یورپ کے تبلیغی سفر کے مختلف نہایت ایمان افروز حالات و واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا ہم سے مطالبہ کر رہی ہے اور روز بروز اس مطالبہ میں شدت پیدا ہو رہی ہے کہ ہم اس کے سامنے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کریں۔ اور تراجم قرآن کریم ان کے لئے مہیا کریں۔ جب ہم علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارہ میں ہر ممکن کوشش اور قربانی پیش کریں۔ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی طاقت کے مطابق قربانی پیش کر دیں گے تو پھر ہماری طاقت اور ضرورت کے درمیان جو فرق ہو گا اسے خدا خود پورا کرے گا۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے چلے جائیں۔ اس موقعہ پر حضور نے ضمناً یہ بھی اعلان فرمایا کہ بچوں کے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن کی کتابت کی طرز پر قرآن مجید (کا متن) حال ہی میں ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہو گیا ہے جو خدا کے فضل سے ہر طرح کی غلطیوں سے پاک ہے اس کا ہدیہ بھی بہت ہی کم رکھا گیا ہے احباب اپنے بچوں کو ناظرہ پڑھانے کے لئے اب اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

عالمی کسر صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی

اس کے بعد حضور نے ماہ جون کے شروع میں بمقام لندن منعقد ہونے والی بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس کا ذکر فرمایا جو صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت منعقد ہوئی اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے اثرات و نتائج کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر بہت ہی کامیاب رہی ہے حضور نے اس کی کامیابی کے متعدد پہلو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی وجہ سے عیسائی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ بار بار ہماری طرف سے تبادلہ خیالات کی دعوت دینے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ پہلے پادریوں نے اس پر آمادگی کا اظہار بھی کر دیا تھا لیکن اب وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کفن مسیح پر ریسرچ کا جو اعلان ان کی طرف سے ہوا تھا اُسے بھی انہوں نے ہماری کانفرنس کے اعلان کے بعد ملتوی کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر ریسرچ ہوئی بھی تو اس کے نتائج کا اعلان تیس برس بعد کیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا گو آج عیسائی پادریوں نے تبادلۂ خیالات سے انکار کر دیا ہے لیکن مجھے امید ہے کسی نہ کسی وقت ضرور عیسائی دنیا اپنے پادریوں کو ہمارے ساتھ مذاکرہ کرنے پر مجبور کر دے گی، انشاء اللہ۔

اس موقع پر حضور نے اپنے اس ایمان افروز خطاب کا بھی ذکر فرمایا جو بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں حضور نے فرمایا اور جو غیر معمولی طور پر بہت ہی مؤثر ثابت ہوا۔ حضور نے اپنے اس خطاب کے ایک حصہ کا ٹیپ ریکارڈ بھی حاضرین کو سنوایا جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سامعین کے لئے از حد ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ اس میں حضور نے بڑی وضاحت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات پانے کا ذکر کرتے ہوئے اہل یورپ کو اسلام کی تبلیغ کی اور انہیں رسول اکرم صلے اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہماری روحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبہ اسلام کے آثار کو دیکھ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بہر حال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اوقات کو قربان کرنا ہو گا اور عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنا ہوں گی۔ صرف اسی طریق سے دنیا خدائے واحد کو اور اپنے محسن اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان کر اسلام کے جھنڈے تلے اُمتِ واحدہ بن سکتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

"روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسی ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام کی حکمت و افادیت

(مکرم میاں عبدالحی صاحب مربی سلسلہ۔ واہ کینٹ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۳ء میں جو روحانی پروگرام صد سالہ جوبلی کے استقبال کے لئے جماعت کے سامنے رکھا تھا وہ نہ صرف جماعت کے ہر فرد کی ذات کے لئے بہت اہم اور مفید ہے بلکہ جماعت کی مجموعی ترقی کے لئے آبِ حیات کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح یہ روحانی پروگرام نہ صرف صدی کے سر پر آنے والے تاریخی دن کے لئے عظیم تیاری کا ایک حصہ ہے بلکہ اس دن کے بعد آنے والے زمانے کے لئے بھی اس ترقی کو دوام بخشنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔

اسلامی تاریخ بلکہ دنیا کے تمام انبیاء کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جب کوئی الٰہی جماعت عظیم کامیابیوں کے دور میں داخل ہوتی ہے اور جب لوگ جوق در جوق الٰہی سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں تو یہی زمانہ الٰہی جماعت کے لئے بعض لحاظ سے نازک ترین زمانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنے والے بڑی کثرت سے آتے ہیں ان کی صحیح تربیت کرنا آسان نہیں ہوتا وہ اپنے ساتھ اپنے سابقہ خیالات اور نظریات بھی لاتے ہیں۔ اور جب ابتدائی جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے تو جماعت کی صحیح روح سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ان کے سابقہ خیالات اور نظریات ان پر حاوی ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ الٰہی جماعت کو بھی انہی نظریات کا پابند بنایا جائے۔

اس نقص کے علاج کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ عظیم فتح کے دن کے آنے سے قبل جماعت کے لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ آنے والوں کی تربیت کرنا ہمارا فرض ہے اور اسی احساس کے نتیجے میں جماعت میں کثرت سے دوسروں کی تربیت کی اہلیت رکھنے والے وجود تیار ہو جائیں اور جب آنے والے کثرت سے آئیں تو جماعت کے یہ تربیت یافتہ لوگ ایک تنظیم کے ماتحت اور طوعی طور پر دیوانہ وار نئے لوگوں کے نظریات اعمال اور اعتقادات کی اصلاح میں لگ جائیں۔ اور دوسرا طریقہ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ پہلا اور اصل طریقہ یہ ہے کہ اس عظیم گھڑی کے آنے سے پہلے لوگ استغفار تسبیح و تحمید اور درود میں لگ جائیں سورۃ النصر کی آیات میں بھی استغفار اور تسبیح و تحمید کی تلقین کی گئی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خلافت کے آغاز میں یعنی ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ میں سورۃ النصر کی آیات کی روشنی میں احباب کے سامنے یہ عظیم حقیقت اور فلسفہ بیان فرمایا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے آنے سے قبل یہ بتا دیا تھا کہ جب لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے تو تو ایک انسان ہونے کی حیثیت سے آنے والوں کی اس رنگ میں تربیت نہیں کر سکے گا جس طرح کہ فتح کے زمانے سے قبل کے لوگوں کی کر پایا تھا اور اس کا علاج یہ ہے کہ تو اپنی اس بشری کمزوری کے ازالہ کے لئے خدا کے حضور ابھی سے استغفار میں لگ جا تاکہ اللہ تعالیٰ خود آنے والوں کی تربیت کرے کوئی انسان خواہ کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو۔ وہ انسانیت کی حدود کو پھاند نہیں سکتا۔ سورۃ النصر میں ذنب کا لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بشر ہونے کے لحاظ سے کثرت سے آنے والوں کی تربیت نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس بشری کمزوری کے ازالہ کو مٹا کر آنے والوں کو سنبھال لے گا چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد گو نو مسلم عارضی طور پر فتنہ میں پڑ گئے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار تسبیح و تحمید اور پرسوز دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور انہوں نے دنیا کی دو زبردست طاقتوں کے مقابلے میں جوشِ ایمان سے لبریز ہو کر اپنی جان و مال کی قربانیاں پیش کیں۔

جماعت احمدیہ کی پہلی صدی نوے سال کے بعد اختتام کو پہنچ رہی ہے گو اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا الہام پہلی بار ۱۸۸۲ء میں ہوا تھا۔ ۱۹۸۲ء میں ان شاء اللہ ایک صدی پوری ہو جائے گی اور اگر صدی میں سے تین سال نکال دیئے جائیں تو قمری حساب سے ایک صدی پوری ہو چکی ہے۔ اور اس سال میں خدا کے فضل سے بعض زبردست نشانات پورے ہو چکے ہیں اور کیا معلوم کہ سال کے آخر تک مزید کون کون سے نشان ظاہر ہونے والے ہیں۔ پس نہایت سرعت سے ترقی کا زمانہ قریب سے قریب آ رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ حضرت اقدس نے جو روحانی پروگرام ۱۹۷۳ء میں جماعت کے سامنے رکھا تھا اس پر ہم پہلے سے بھی زیادہ زور دیں۔ تا ایسا ہو کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلد نصرت کے سامان پیدا ہوں تا کہ ہم پہلی جوبلی پوری شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے منا سکیں اور دوسری طرف ایسا ہو کہ جب لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہو رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ جماعت کی سالہا سال کی دعاؤں استغفار و تسبیح و تحمید اور درود کو اپنی رحمت سے قبول فرماتے ہوئے آنے والوں کا خود ہی مربی بن کر انہیں تھام لے اور جماعت کو فتنوں سے بچا لے۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی فتنہ مقدر ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے اس فتنہ کو دبا دے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا سلسلہ جمالی سلسلہ ہے نہ کہ جلالی۔ جلالی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ جماعت کو بہت جلد اور انقلابی رنگ میں ترقیات عطا فرماتا ہے اور اس کے نتیجہ میں جب جماعت اس مقام کو پہنچ جاتی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ تو پھر بعض دفعہ اندرونی کمزوریوں کی وجہ سے جھٹکا بھی بہت سخت لگتا ہے۔ لیکن جمالی سلسلوں میں ترقی آہستہ آہستہ اور بتدریج ہوتی ہے۔ اس لئے جماعت کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ وہ اس عظیم دن سے قبل جب لوگ فوج در فوج جماعت میں داخل ہوں، اپنے آپ کو روحانی اور تنظیمی لحاظ سے اس قابل بنا لے کہ وہ آنے والوں کو سنبھال سکے سنتِ الٰہی یہ ہے کہ جب تک جماعت کو کامل غلبہ نہیں مل جاتا وہ خاص طور پر اپنی خاص فائق قدرت کو استعمال میں لاتے ہوئے جماعت کی نصرت اور تائید کرتا ہے اور جماعت کے اندر پیدا ہونے والے فتنوں کو بھی ناکام بنا دیتا ہے لیکن جب جماعت کو کامل غلبہ حاصل ہو جاتا ہے تو پھر جماعت کو اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ہمیشہ مورد بننے کے لئے خاص جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے لئے آخری فتح ابھی کچھ دور ہے۔ اور اگلی صدی کے آخر تک انشاء اللہ تعالیٰ جماعت اس مقام کو پہنچ جائے گی کہ وہ دنیا کو

ھل من مبارز

کا چیلنج دے سکے لیکن اس میں شک نہیں کہ آئندہ پندرہ بیس سالوں میں انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس مقام پر پہنچ جائے گی کہ اسے دنیا نظر انداز نہیں کر پائے گی پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اس روحانی پروگرام پر پہلے سے بھی زیادہ زور دیں ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نظام خلافت کی حفاظت دراصل جماعت کی ہی حفاظت ہے پس اگر ہم نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار اور آمادہ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈال دے گا۔ اگر ہم استغفار و تسبیح و تحمید اور درود کی حکمت اور اہمیت کو سمجھتے ہوئے پورے ذوق و شوق اور آہ و زاری سے دعاؤں میں لگے رہیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر ہمارے بڑے اور چھوٹے اپنے دینی علم کو بھی بڑھاتے رہیں گے اور دینی روح کو بھی قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ہم پر فضل نازل کرے گا پس جس وقت لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوں گے تو وہ اپنے فرشتوں کے ذریعے انہیں سنبھال لے گا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاء میں استقامت

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ کراچی

جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انبیاء اور مرسلوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو ایمان لے آتے ہیں ان کو ابتلاؤں کی بھٹی میں سے گزارا جاتا ہے اور وہ طرح طرح سے آزمائے جاتے رہے ہیں۔ وہ مخالفین کے غیظ و غضب کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے:۔

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ" ۝

اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے (اے رسول) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

اسی طرح ایک اور جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ" ۝

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔ (اے ایمان والو) کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی بدون اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی سی تکلیف کی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تکلیف بھی پہنچی اور تنگی بھی۔ اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تا کہ اللہ کا رسولؐ اور اس کے ساتھی کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔

صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے کہ حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضورؐ خانہ کعبہ کے سایہ میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکوں کی طرف سے مسلمانوں کو بڑی تکلیف دی جا رہی تھی۔ حضرت خبابؓ نے عرض کی کہ حضورؐ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ خباب کی بیکسی اور اضطراب اس فقرہ سے ہویدا ہے ورنہ رحمۃ للعالمینؐ سے زیادہ کسے اس تکلیف کا احساس تھا۔ حضورؐ اٹھ کر بیٹھ گئے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے نوچ لیا جاتا تھا لیکن یہ بات بھی انہیں دین سے نہ پھیر سکی۔ وہ سر پر آرہ رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے۔ یہ سختی بھی انہیں دین سے نہ پھیر سکی۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔ اور وہ دن آئے گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلتا جائے گا۔ اور خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا۔

چنانچہ وہ دن آیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور اس وقت نہ ان کو کوئی تکلیف دینے والا تھا اور نہ ہی کسی قسم کا جبر تھا۔ جب وہ لوگ جو رسول کی غلامی میں بندھے ہوئے تھے۔ آزاد ہو گئے تو وہ بادشاہوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے لگے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سرداروں اور بادشاہوں کی وہ عزت نہ تھی جو کہ اس غلام کی تھی جس کو ہر قسم کی اذیت دی جاتی تھی اور ہر قسم کا ظلم اس پر روا تھا۔ یہی نہیں بلکہ آگ سے زمین اور پتھر گرم کر کے اس پر لٹایا جاتا تھا اور یہ کہا جاتا تھا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے پھر جاؤ۔

کیا مقام تھا ان لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ کی کتنی برکتیں ان پر نازل ہوتی تھیں جب ان سب اذیتوں کے باوجود وہ ثابت قدم رہے۔ یہ سلوک صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے نہ ہوا بلکہ حضورؐ سے پہلے جو انبیاء گزرے ان کے ماننے والوں سے بھی یہی سلوک ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں پر جو مظالم ہوئے ان سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور تعجب ہوتا ہے کہ مذہب کے نام پر یہ جور و جفا کہاں تک جائز تھا۔ جواز کا تو کیا سوال یہ ناموس انسانی پر ایک ایسا دھبہ ہے۔ جس کا جواب وہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوئے کوئی نہ دے سکیں گے یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو ان ظلموں سے بچنے کے لئے تین سو سال تک غاروں میں رہنا پڑا۔ پھر مذہب کی تاریخ کے اگر اور صفحات پلٹیں تو یہی صورت نظر آتی اور ننگ انسانیت کی ایسی بھیانک تصویر نظر آتی ہے کہ انسان کی گردن جھک جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ"

یعنی دنیا میں جب بھی کوئی مرسل آیا تو اس کی قوم نے اس کے ساتھ ٹھٹھا اور مذاق کیا اور اس کے ماننے والوں کو ہر قسم کی اذیت دی گئی۔ ان کے طرح طرح کے نام رکھے گئے۔ ان کو مارا گیا۔ پیٹا گیا۔ ان کی بستیاں جلا دی گئیں۔ کیا کوئی ایسا نبی ہے جس کو خوش آمدید کہنے کے لئے لوگ اس کے پاس گئے ہوں اور اس کے لئے کانٹوں کی بجائے پھول بچھائے ہوں؟ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ ان پر تھوکا گیا اور ان کی توہین کی گئی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی اور اب ۷۰ کروڑ سے اوپر انسان نہ صرف ان کی عزت کرتے ہیں بلکہ ان کو جو ان کا اصل مقام ہے اس سے بھی بلند مقام دیتے ہیں۔ بادشاہوں کی گردنیں ان کی شبیہ یا ان کے مجسمہ کے سامنے جھک جاتی ہیں۔ یہ وہی عیسیٰ (علیہ السلام) ہے جس کو یہودی علماء کے کہنے پر صلیب دی گئی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے رنگ نرالے ہیں۔ وہی بے بس اور بے کس انسان آج دنیا کی عزت کا مرکز ہے۔ ہم رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ، خاتم النبیین و خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو یہ نظر آتا ہے کہ وہ وجود جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ:۔

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ"۔

اس کی زندگی اور اس کے ماننے والوں کی زندگی بھی پھولوں کی سیج نہ تھی۔ مکہ کی زندگی میں حضورؐ اور حضورؐ کے ماننے والوں نے وہ ظلم برداشت کئے کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ مجبوراً حضورؐ مع رفقاء کو ہجرت کرنی پڑی مگر کفار مکہ نے وہاں بھی حضورؐ کا پیچھا کیا اور حضورؐ کو اور حضورؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت سی دفاعی جنگیں لڑنی پڑیں۔ بہت سے صحابہ شہید ہوئے۔ یہاں تک کہ "إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ" کا نظارہ بھی دیکھا اور پھر وہ دن دیکھا جب مکہ فتح ہوا اور صنادید عرب ان کے قدموں میں تھے۔ ہم قربان جائیں اپنے رسولؐ کے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فتح دے دی تو ان سارے دشمنوں کو (باقی صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی اسم وار فہرست شائع کی جارہی ہے اگر کسی بہن کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع دیں۔ ابھی مہمان خانہ پر جو خرچ ہو چکا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے قریباً ایک لاکھ روپے کی اور ضرورت ہے۔ بہنیں اور بچیاں اگر ہمت سے کام لیں تو یہ رقم پوری ہونی کوئی مشکل نہیں۔ ہماری بہنیں اس سے بہت زیادہ قربانیاں دیتی رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلاتی ہوں کہ جس بہن نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ لے کر ثواب حاصل کریں مہمان خانہ ابھی رقم کی کمی کی وجہ سے مکمل نہیں ہو سکا۔ تین سو یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام ساتھ ساتھ یادگار کے طور پر لکھوائے جارہے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۱)	مکرمہ اہلیہ صاحبہ صادق ہاشمی صاحب	ڈیرہ غازی خان	۱۰۰/- روپے
(۲)	" حافظہ محمد عمر صاحب	"	۱۰۰/- "
(۳)	" ذکیہ بیگم اہلیہ سلیم احمد جنجوعہ صاحب - دارالرحمت غربی ربوہ		۳۰۰/- "
(۴)	" امۃ الشکور صاحبہ	تیاوت ٹاؤن کراچی	۱۷۰/- "
(۵)	" ذکیہ بٹ صاحبہ	"	۱۰۰/- "
(۶)	" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب	فیصل آباد	۲۵۰/- "
(۷)	" طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب	جہلم	۲۵۰/- "
(۸)	مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ رمنی بہ اہلیہ محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ مرحومہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان		۳۱۳/- "
(۹)	مکرمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ ملک کرنل مبشر احمد و مظفر احمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم		۴۰۰/- "
(۱۰)	" سائرہ بیگم صاحبہ میجر مرتاج احمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم		۴۰۰/- "
(۱۱)	" طاہرہ بتول صاحبہ بیگم ملک اعجاز مرحوم	"	۴۰۰/- "
(۱۲)	" کرم بی صاحبہ بیگم میجر ملک حبیب اللہ خان والدہ ملک اعجاز و ملک ممتاز احمد صاحبان	دوالمیال ضلع جہلم	۵۰۰/- "
(۱۳)	" سعیدہ بیگم اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ		۳۰۰/- "
(۱۴)	" امانت بی بی اہلیہ ماسٹر رشید صاحب	چونڈہ	۱۰۰/- "
(۱۵)	" مہتاب بی بی اہلیہ ملک غلام احمد صاحب	ساہیوال	۳۱۰/- "
(۱۶)	" امۃ الرحمٰن بشریٰ اہلیہ مولوی غلام مصطفیٰ مرحوم	گوجرانوالہ	۳۰۰/- "
(۱۷)	" صفیہ شاہنواز صاحبہ	سرگودھا	۱۲۵/- "
(۱۸)	" اہلیہ صاحبہ چوہدری ظفر احمد صاحب کاہلوں	دارالصدر شمالی ربوہ	۲۰۰/- "
(۱۹)	" عالم بی بی صاحبہ اہلیہ معراج دین صاحب	دارالنصر شرقی ربوہ	۱۰۰/- "
(۲۰)	" زبیدہ بیگم ملک نصیر احمد صاحب مرحوم	تیاوت ٹاؤن کراچی	۳۰۰/- "
(۲۱)	" صفیہ ناصر صاحبہ	"	۱۰۰/- "
(۲۲)	" کوثر پروین صاحبہ	"	۲۵۰/- "
(۲۳)	" امۃ الرشید مبارک صاحبہ	"	۳۱۰/- "
(۲۴)	لجنہ اماء اللہ	ڈیرہ غازی خان	۱۸۶/- "
(۲۵)	"	ربوہ	۵۳۵/- "
(۲۶)	"	کراچی	۸۳۵/- "
(۲۷)	"	جھنگ	۳۰۰/- "
(۲۸)	"	لاہور	۴۵۸/- "
(۲۹)	"	چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۴۳/- "
(۳۰)	"	جہلم	۲۹/۵۰ "
(۳۱)	"	چنیوٹ	۵۶/- "
(۳۲)	"	سرگودھا	۴۶/- "
(۳۳)	"	چونڈہ	۱۳۵/- "
(۳۴)	"	رسالپور	۵۰/- "
(۳۵)	"	مدد ملہی	۵۰/- "
(۳۶)	لجنہ اماء اللہ	بھیرہ ضلع سرگودھا	۲۰/- روپے
(۳۷)	"	کیرانوالہ ضلع سیالکوٹ	۲۰/- "
(۳۸)	"	نوشہرہ	۲۰/- "
(۳۹)	"	اسلام آباد	۲۲۵/- "
(۴۰)	"	سانگلہ ہل	۱۰/- "
(۴۱)	"	فیصل آباد	۲۸۴۶/- "
(۴۲)	"	ساہیوال	۳۵/- "
(۴۳)	"	گولیکی ضلع گجرات	۲۰/- "
(۴۴)	"	جیکب آباد	۳۰۰/- "
(۴۵)	"	گکھڑ منڈی	۵۰/- "
(۴۶)	"	کریم نگر فارم	۱۱۰/- "
(۴۷)	"	بہاولپور	۵۰/- "

انبیاء میں استقامت بقیہ صفحہ (۵)

جنہوں نے ۲۳ سال حضورؐ کو اور حضورؐ کے ساتھیوں کو سخت تکالیف دی تھیں۔ کو معاف کردیا۔ اور ان تکالیف کو بھول گئے جو حضورؐ اور حضورؐ کے ساتھیوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ جہاں تک تکالیف دینے کا تعلق ہے مخالفین اور کفار مکہ نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن ایک بار اللہ تعالیٰ کی وہ سنت پوری ہوئی جو کہ ہمیشہ سے چلی آتی رہی ہے۔ اور

صحابہ کرامؓ اس انعام کے وارث ہوئے جس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو آگے بڑھو! اور اے سننے والو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس سے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے قربان کردو۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی مالی قربانیاں پہلے سے دو چند اور سہ چند کر کے فلاح دارین کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے:۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا۔"

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء)

احباب کا فرض ہے کہ قیامت کی جوابدہی سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور اس نعمت عظمیٰ سے انہیں بہرہ ور فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال

۱۱ رمارچ ۱۹۷۹ء تا ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء

مندرجہ ذیل احباب نے فضلِ عمر ہسپتال کے لئے مریضوں کے علاج وغیرہ کے لئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

۱۔ حفیظ احمد صاحب شاہد مربی لودھراں ۔۔۔ ۱۰
۲۔ اہلیہ بشریٰ قدسیہ صاحبہ حفیظ احمد صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰
۳۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر ربوہ ۔۔۔ ۴۰
۴۔ امۃ المومن احمد صاحبہ ۔ ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۵۔ امۃ السلام بٹ صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب بٹ ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۶۔ امۃ المجید بٹ صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب بٹ ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۷۔ بیگم صاحبہ طارق جاوید سیال صاحب ۔ لاہور ۔۔۔ ۱۰
۸۔ عبد السلام صاحب ۔ میرپور آزاد کشمیر ۔۔۔ ۱۰
۹۔ والدہ صاحبہ اسرار احمد صاحب ۔ ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۱۰۔ اہلیہ صاحبہ ثاقب زیروی صاحب ۔ لاہور ۔۔۔ ۲۵
۱۱۔ والدہ صاحبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۵
۱۲۔ امجد علی صاحب شفٹ کیمسٹ پیرال غائب ۔۔۔ ۲۰
۱۳۔ بیگم امینہ عنایت صاحبہ ۔ ناظم آباد کراچی ۔۔۔ ۱۰۰
۱۴۔ حبیب الرحمٰن صاحب صدیقی بابو محلہ صدر راولپنڈی ۔۔۔ ۲۰
۱۵۔ امتیاز احمد صاحب بٹ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور ۔۔۔ ۲۰۰
۱۶۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی ۔۔۔ ۱۰۰
۱۷۔ جاوید صاحب دوبئی ۔۔۔ ۲۰
۱۸۔ بشریٰ محمود صاحبہ لاہور ۔۔۔ ۱۰
۱۹۔ ناصرہ رحمٰن صاحبہ بذریعہ محمد شفیع صاحب اشرف راولپنڈی ۔۔۔ ۲۰۰
۲۰۔ شیخ مظفر الدین صاحب بوگرہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۰
۲۱۔ بیگم صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۲۲۔ عبد القیوم صاحب پسر عبد الحمید صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ ۔۔۔ ۵
۲۳۔ راجہ داؤد احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۴۰
۲۴۔ امۃ القیوم شمس صاحبہ ربوہ ۔۔۔ ۲۵
۲۵۔ محمد احمد محمود صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۔۔۔ ۱۲
۲۶۔ سرور سلطانہ صاحبہ بیگم مولوی عبد المالک خان صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۲۷۔ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سولنگی ربوہ ۔۔۔ ۴۰
۲۸۔ بیگم مرزا رفیق احمد صاحب دارالیمن ربوہ ۔۔۔ ۲۰
۲۹۔ چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ سانگلہ ہل ۔۔۔ ۲۵
۳۰۔ شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۳۱۔ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد سرگودہا ۔۔۔ ۱۰۰
۳۱۔ سردار عبد الہادی صاحب ابن سردار عبد السلام صاحب کراچی ۔۔۔ ۵۰
بذریعہ حمیدہ صابرہ صاحبہ ربوہ
۳۳۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ ۔۔۔ ۱۷
۳۴۔ بیگم این بشیر صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۴۰
۳۵۔ مسز رحمان صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۴۰
۳۶۔ نثار احمد صاحب فیصل آباد ۔۔۔ ۵۰
۳۷۔ سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب دادو سندھ ۔۔۔ ۱۰

اداریہ

(بقیہ صفحہ ۲)

اور آزادی اور بے قیدی میں اپنی زندگی بسر کرتا تھا اور اسے ساری راحتوں اور لذتوں کی معراج سمجھتا تھا مگر اسلام نے اس کو رد کیا اور انسان کو بے قید بنانا نہ چاہا۔۔۔

رہبانیت اور اباحت انسان کو اس صدق اور وفا سے دور رکھتے ہیں جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے اس لئے ان سے الگ رکھ کر اور اطاعت الٰہی کا حکم دے کر اس نے صدق اور وفا کی تعلیم دی جو ساری روحانی لذتوں کی جاذب ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲۴، صفحہ ۴۲۵)

۳۸۔ امۃ العزیز صاحبہ پیپلز کالونی فیصل آباد ۔۔۔ ۵۰
۳۹۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب معرفت فضل محمد امین صاحب گوجرخان ۔۔۔ ۳۰
۴۰۔ ملک بشیر احمد صاحب دھرمپورہ لاہور ۔۔۔ ۱۰۰
۴۱۔ عبد الحفیظ صاحب پاکستان ربڑ ورکس سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۰
۴۲۔ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب مرحوم
سیدا نوالی سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۵
۴۳۔ نوید احمد عباس صاحب معرفت شیخ بشیر احمد صاحب مغلپورہ لاہور ۔۔۔ ۵۰
۴۴۔ جمیل احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد ۔۔۔ ۲۰
۴۵۔ بیگم محمودہ بشیر بٹر صاحبہ نارنگ منڈی ۔۔۔ ۱۵
۴۶۔ بشریٰ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۱۰
۴۷۔ شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ
از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۱۰
۴۸۔ ؍؍ ؍؍ ؍؍ از طرف خوشدامن صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۱۰
۴۹۔ عبد الستار صاحب دہلوی بذریعہ صوبیدار عبد المنان صاحب ربوہ ۔۔۔ ۲۰
۵۰۔ بشریٰ بشیر صاحبہ علاؤ الدین روڈ لاہور چھاؤنی ۔۔۔ ۱۰۰
۵۱۔ اہلیہ صاحبہ مرزا عبد الحمید صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۵۲۔ شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۱۰۱
۵۳۔ ؍؍ ؍؍ ؍؍ منجانب والدین مرحومین ۔۔۔ ۱۰۰
۵۴۔ ایم۔ احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۳۰
۵۵۔ والدہ صاحبہ مبارک احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰
۵۶۔ ممتاز ملک صاحبہ معرفت پاکستان ٹریڈنگ کمپنی وزیر آباد ۔۔۔ ۱۵
۵۷۔ محمد اسمٰعیل صاحب قریشی راولپنڈی چھاؤنی ۔۔۔ ۵۰
۵۸۔ منیرہ یاسمین صاحبہ زوجہ چوہدری سلطان احمد صاحب
لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ ۔۔۔ ۱۵
۵۹۔ رسول بی بی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۵۰
۶۰۔ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال ۔۔۔ ۵۰
۶۱۔ محمد عبد الوہاب صاحب صابر رحیم یار خان ۔۔۔ ۵۰
۶۲۔ طاہرہ اعجاز صاحبہ معرفت ملک اعجاز احمد صاحب
سیمنٹ ڈیلر وزیر آباد ۔۔۔ ۲۰
۶۳۔ امۃ السبوح صاحبہ گلگشت کالونی ملتان ۔۔۔ ۱۰۰
۶۴۔ چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال ۔۔۔ ۸۰
۶۵۔ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۵
۶۶۔ نصیر احمد صاحب ابن ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۵
۶۷۔ مستری علم دین صاحب ٹھیکیدار ربوہ ۔۔۔ ۳۵
۶۸۔ نصیر الحق صاحب معرفت لطف الرحمٰن صاحب گوٹن برگ سویڈن ۔۔۔ ۲۰۰
۶۹۔ چراغ دین صاحب ۔۔۔ ۱۰۰
۷۰۔ منور احمد صاحب ابن محمد رمضان صاحب مرحوم چک 23/DNB بہاولپور ۔۔۔ ۱۰۰
۷۱۔ صفت الرحمٰن صاحب سانگلہ ہل ۔۔۔ ۴۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسلام کا غلبہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہو گا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی صورت میں آپ جو قربانیاں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے شیریں ثمرات نظر آ رہے ہیں اور سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ اسلام کے جھنڈے تلے لا رہا ہے۔ اس کام کو اور وسعت دینے کے لئے اس فنڈ کو مضبوط کرنا نہایت ضروری ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

۱- ہماری بھابی محترمہ حمیدہ صاحبہ زوجہ داؤد احمد صاحب مقیم ناروے (جو کہ ذوالفقار منیر احمد خان نائب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے چھوٹے بھائی ہیں) مورخہ ۱۸ مئی بوقت دو بجکر تیس منٹ صبح منصب کلینک لاہور میں اپنے پیارے رب تعالیٰ سے جا ملیں (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) مرحومہ کی شادی کو صرف گیارہ ماہ ہوئے تھے۔ ڈاکٹروں نے دماغ کی سوزش بتائی تھی۔ متواتر دس دن تک بے ہوش رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ محترمہ کے والد میاں عبدالمجید صاحب آف فیض اللہ چک مقیم فیصل آباد دو سال قبل فوت ہو گئے تھے۔ مرحومہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب (مرحوم) آف تلہ صوبا سنگھ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔

مرحومہ کا جنازہ ۱۸/۵ کو نیو سمن آباد لاہور میں چوہدری عبدالستار صاحب نائب صدر سمن آباد نے پڑھایا۔ ازاں بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت، صدر عمومی ربوہ، معتمد صاحب مرکزیہ، مہتممین خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تدفین کے جملہ انتظامات مکمل کر لئے ہوئے تھے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتہائی محبت و شفقت سے نماز عصر پر طبیعت ٹھیک ہونے کی صورت میں جنازہ پڑھانے کی منظوری فرمائی تھی لیکن گرمی کی شدت کی وجہ سے تین بجے دوپہر "ایوان محمود" کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ محترم و مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ مرحومہ کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ مرحومہ انتہائی نیک سیرت و کردار کی مالک تھیں۔ جوانی کی عمر میں ہی تہجد گذار تھیں۔ بزرگان سلسلہ سے بہت محبت تھی۔ ذکر الٰہی کا خاص ذوق تھا۔ مرحومہ کے شوہر نے مرحومہ کے لئے ناروے جانے کے تمام کاغذات تیار کئے ہوئے تھے۔ مرحومہ نے ۲ مئی کو ناروے جانا تھا مگر خدا اور قدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بادب التماس ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات، مغفرت، اعلیٰ علیین میں مقام پانے کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(جواد رشید خان ایڈووکیٹ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ایک مبارک الٰہی تحریک

"وقف جدید"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک الٰہی تحریک (وقف جدید) کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں ... لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

وقف جدید کے سال رواں کا پانچواں ماہ شروع ہو چکا ہے۔ آپ بھی اس مبارک الٰہی تحریک کے مالی جہاد میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے انعامات کو جذب کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار آجکل کاروباری کساد بازاری کا شکار ہے۔ انکم ٹیکس کے سلسلے میں بھی ایک مقدمہ زیر سماعت ہے جس کی وجہ سے بہت زیر بار ہو گیا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اطمینان قلب عطا فرمائے اور ہر طرح انجام بخیر کرے۔ آمین۔

(محمد بشیر احمد علی۔ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

۲- خاکسار عرصہ پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ نیز والدہ صاحبہ بھی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ ہم دونوں کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے۔

(محمد صدیق خان۔ B - ۵۰/۷ جی ٹی روڈ ریلوے کالونی لاہور)

ٹرانسسٹر ٹیپ ریکارڈ ٹیلیویژن وی سی آر
چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ۔
ڈان ۔۔ محلہ دارالبرکات ربوہ

۲- میرے خسر محترم ملک عبدالرشید صاحب (مشرقی افریقہ والے) ۱۵ مئی بروز منگل ابوظہبی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ انتہائی ملنسار، خوش اخلاق اور بلند کردار شخص تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(احمد زمان تنویر ابن حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ریفریجریٹر

ایک عمدہ، نہایت خوبصورت اور پائیدار نیا فریج ۲۵ء۷ کیوبک فٹ لاہور میں قابل فروخت ہے۔ اسی طرح ربوہ میں استعمال شدہ فریج، چارپائیاں، تانبے کے بڑے برتن (دیگچے اور آدھی دیگ وغیرہ) قابل فروخت ہیں۔ لاہور کے احباب ۴۲۱۶۸۰۲ پر فون کریں اور ربوہ کے احباب خاکسار سے مل لیں۔

مرزا عطاء الرحمٰن
برکت لاج نزد مسجد النصر۔ دارالصدر غربی ربوہ

مرکزی امتحانات خدام و اطفال مورخہ ۲۵ مئی اور یکم جون کو ہو رہے ہیں۔ قائدین پرچہ جات جلد تر مرکز سے منگوا لیں تاکہ امتحان وقت پر ہو سکیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ